نوحہ شہادت شہزادہ قاسمؑ

ہر ایک ٹکڑے سے ٹکڑا ملا رہے ہیں حسینؑ
حسنؑ کا لعل دوبارہ بنا رہے ہیں حسینؑ

حسنؑ کے لاشے سے جیسے نکالا تیروں کو
اب ایسے لاش کے ٹکڑے اُٹھا رہے ہیں حسینؑ

وہ جس کے ماتھے پہ سہرا سجا کے بھیجا تھا
اب اُس کے ٹکڑوں سے گٹھڑی بنا رہے ہیں حسینؑ

یہ کون ماں ہے جو غش سے سنبھل نہیں پاتی
یہ کس کے لعل کو خیمے میں لا رہے ہیں حسینؑ

زمیں سے ٹکڑے اُٹھاتے نہیں ہیں قاسمؑ کے
یہ اپنے صبر کو خود آزما رہے ہیں حسینؑ

نہیں یہ گریہ نہیں لاش پر بھتیجے کے
غریب ہونے کا نوحہ سُنا رہے ہیں حسینؑ

اُٹھا کے گٹھڑی میں قاسمؑ چلے ہیں خیمہ کو
ہر ایک گام پہ بس خاک اُڑا رہے ہیں حسینؑ

کہیں سے سینہ کہیں سے بدن کہیں سے ہاتھ
کہیں سے پاؤں کے ٹکڑے اُٹھا رہے ہیں حسینؑ

کہاں ہو اکبرؑ و غازیؑ مدد کو آو ذرا
تمہیں بھی ٹکڑے اُٹھانے بلا رہے ہیں حسینؑ

بتا رہیں کہ مارا گیا ہے لعل ترا
مگر جنازے کو ماں سے چھپا رہے ہیں حسینؑ

شہادتِ علی اکبرؑ سے پہلے نور علیؔ
حسنؑ کے لعل پہ آنسو بہا رہے ہیں حسینؑ

شاعرِ اہلِ بیتؑ جناب نور علی نورؔ